رجسٹرڈ ایل نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھویں کا ہی چاند ہے البدر

فیض ہدیہ غلام احمد کا

یہ نورِ سرمد کا

عکس ہے رخِ محمد صلعم کا

الیس اللہ قد صح گلو وقت مسیحہ و ما تر مرادہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہ گویم بانو گرامی چہاد قادیان بینی

و دوائی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی لیجاتی ہے +

(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہیں دیا جائیگا +

(۳) خط و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب میں دیری ہوگی +

شرح قیمت

ہندوستان میں سالانہ

فارن ممالک

خاص خواہاں

منتخب نامہ نگاروں کو مفت روانہ ہوتا ہے

نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے +

نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار زیادہ تر تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہو اگر کسی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل سے دور کر کے رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں مزید کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیویں ۔ ... پوری کوشش کیجاتی ہے ... امور متعلقہ قضا و قدر سے مجبور کیا جاوے ۔ مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دارِ دنیا بگذریم

آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام

مہرِ او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدارِ ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جانِ ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسلِ رب العباد

آن ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکرِ آن مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
منکرِ آن موردِ لعنِ خداست

معجزاتِ انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دہ شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرتے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا +

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا +

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

وہ الفاظ جن میں حضرت مسیح موعود بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہیں +

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ... اس کو چودہ سال ہوئے ہیں ... قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم — ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ اُسی مہ کا — عکس ہے یہ رخِ محمد ؐ کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر — فیض ہے یہ غلام احمد کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَرَّحَ لَکُمْ وَقْتَ مَسِیْحِہٖ وَ مَا تَرَکَ مِرَادَہٗ

البدر

کالبدر علیٰ آخر زماں / ان گرفتن نور خورشید رسالت کا مرہان

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع / وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم باتو گرائی بہادر قادیان بنی — دوا بنی شفا بنی غرض دارالامان بنی

شرح قیمت

ہندوستان میں ۲ سالانہ
بیرونی ممالک ۲ روپے
قادیان ۲
نامہ نگاروں کو مفت روانہ ہوتا ہے
کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی
کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت
روانہ ہوتا ہے۔

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی لیجاتی ہے
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہیں دیا جائیگا
(۳) خط و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ضرور [illegible] ہو گی

نمبر	ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے	جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا دارومدار تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات کا بربار ہے اگر بسبب اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیویں۔ اپنے فرائض کی توسیع دیانتداری سے حالات کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکر امور متعلقہ قضاء و قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۔ مینجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزاتِ انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود ؑ بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔
اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ ۳ بار
آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرتے ہیں کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ؐ کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ؑ نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۲ء تک اسکی چودہ سال ہوئی ہیں ۔ جبکہ البدر پرچہ کو پورہ معنون کیا ہے اس چہاردہم سال کی یادگار ہیں جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے ۔ قادیان سے طلوع ہوا ۔

ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

دلائل الخیرات اور دیگر وظائف کی نسبت امام الوقت کی رائے

ایک صاحب آمدہ از امروہہ نے دریافت کیا کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفون کی ہے اگر اسے پڑھا جاوے تو کچھ حرج تو نہین کیونکہ اس مین آنحضرۃ صلعم پر درود شریف ہی ہے اور اس مین آنحضرۃ صلعم ہی کی ہی تعریف جا بجا ہے ٭

فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرۃ سے پڑھے جب اس مین دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا مین چاہا گیا ہے اور جہان عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیون سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث مین موجود ہو وہ محدثات مین داخل ہوگی رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت مین تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف مین جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر مین لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہان جہان دعا ہوتی ہے وہان مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چلکر اور قسم کا چنتا ہے پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیون بڑھائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلان راہ سے اگر سورہ یٰسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہین۔

قرآن شریف سے اعراض کی صورتین

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتین ہوتی ہین ایک صوری اور ایک معنوی صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نجاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہین مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہین۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کے برکات و انوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہین ہوتا۔ پس دونون اعراضون مین سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے

امام جعفر کا قول ہے واللہ اعلم کہان تک صحیح ہے کہ مین اس قدر کلام الٰہی پڑھتا ہون کہ ساتھ ہی الہام شروع ہو جاتا ہے مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے کیونکہ ایک جنس کی شے دوسری شے کو اپنی طرف کشش کرتی ہے ٭

اب اس زمانہ مین لوگون نے صدہا حاشیے چڑھائے ہوئے ہین۔ شیعون نے الگ سنیون نے الگ۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ مین ایک فقرہ بتلاتا ہون وہ پڑھ لیا کرو تو پھر طہارۃ اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہین ہوگی ٭

اسلام مین کفر۔ بدعت۔ الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہین کہ ایک شخص واحد کی کلام کو اس قدر عظمت دی گئی جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہئے تھی۔ صحابہ کرام اسی لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے ایک دفعہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے اٹھ کر کہا۔ حدیث مین یہ کہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ مین ایک بڑھیا کے لئے کتاب اللہ کو ترک نہین کر سکتا۔

اگر ایسی ایسی باتون کو جن کے ساتھ وحی کی کوئی مدد نہین وہی عظمت دیجاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کی حیات کی نسبت جو اقوال ہین ان کو بھی صحیح مانلیا جاوے حالانکہ قرآن شریف سے بالکل مخالف ہین

نکتہ } بمقام گورداسپور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہدی للمتقین کے یہ معنے ہوتے ہین کہ وہی کافر ہوتا ہے جو اتقا کا حصہ اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی لئے ہدی للکفرین نہین فرمایا ٭

کسر صلیب

انوار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اتمام حجت اور نیز اپنی صداقت کے متعلق ایک نشان کے پیرایہ مین ایک اشتہار امریکہ یورپ اور آسٹریلیا کے ممالک مین ارسال کیا تھا چونکہ وہ نشان ان فارن ممالک کے لئے تھا اس لئے اس کی اشاعت ہندوستان مین مناسب نہین سمجھی گئی تھی اس مضمون کا وہ حصہ جو کہ خاص نشان سے تعلق رکھتا ہے اور فارن ممالک کے لئے ہے چھوڑ کر باقی حصہ افادہ عام اور نیز اپنے بھائیون کی خاطر ہم ذیل مین درج کرتے ہین اور جب وہ نشان فارن ممالک کے اخبارات خود شائع کرین گے تو ناظرین کو بھی اسکا علم بالواسطہ یا بلا واسطہ ہو جاوے گا ٭

(ایڈیٹر)

زمین جب گناہ اور شرک سے آلودہ ہو جاتی ہے اور حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے جو انسان کی پیدائش کی اصل غرض ہے۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایک کامل الفطرۃ انسان کو اپنی ذات سے پاک تعلق بخش کر اور اپنے مکالمہ سے اس کو مشرف کر کے اور اپنی محبت مین اس کو انتہا تک پہونچا کر اس کے ذریعہ سے دوبارہ زمین پاک و صاف کرے۔ انسان خدا تو نہین ہو سکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کر لیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہو جاتا ہے اور اپنے تئین صاف کرتا کرتا ایک مصفا آئینہ کیطرح بنجاتا ہے۔ تب اس آئینہ مین عکسی طور پر خدا کا چہرہ نمودار ہوتا ہے۔ اس صورت مین وہ بشری اور خدائی صفات مین ایک مشترک چیز بنجاتا ہے اور کبھی اس سے صفات الٰہیہ صادر ہوتی ہین کیونکہ اس کے آئینہ وجود مین خدا کا چہرہ منعکس ہے۔ اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہین کیونکہ وہ بشر ہے۔ اور ایسے انسانون کو دیکھنے والے کبھی دھوکہ کھا کر اور صرف ایک پہلو کا کرشمہ دیکھکر ان کو خدا سمجھنے لگتے ہین اور دنیا مین مخلوق پرستی اسی وجہ سے آئی ہے اور صدہا انسان اسی دھوکہ سے خدا بنائے گئے ہین۔ مگر ہماری اس زمانہ مین جس قدر عیسائیون کا وہ فرقہ جو حضرۃ مسیح کو خدا جانتا ہے اس دھوکہ مین مبتلا ہے اس قدر کوئی اور قوم مبتلا نہین۔ مسیح سے صدہا برس پہلے جو لوگ خدا بنائے گئے تھے۔ جیسے راجہ رام چندر۔ راجہ کرشن۔ گوتم۔ بدھ ہمارے اس زمانہ مین ان کے پیرو متنبہ ہوتے جاتے ہین کہ یہ ان کی غلطیان ہین۔ مگر افسوس حضرۃ مسیح کے پیرو اب تک اس زمانہ مین بھی خواہ نخواہ خدائی

ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

دلائل الخیرات اور دیگر وظائف کی نسبت امام الوقت کی رائے

ایک صاحب آمدہ از امروہہ نے دریافت کیا کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفون کی ہے اگر اسے پڑھا جاوے تو کچھہ حرج تو نہین کیونکہ اس مین آنحضرۃ صلعم پر درود شریف ہی ہے اور اس مین آنحضرۃ صلعم ہی کی ہی تعریف جابجا ہے ٭

فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرۃ سے پڑھے جب اس مین دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا مین چاہا گیا ہے اور جہان عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیون سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھہ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث مین موجود ہو وہ محدثات مین داخل ہوگی رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت مین تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف مین جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر مین لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہان جہان دعا ہوتی ہے وہان مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چلکر اور قسم کا چنتا ہے پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اُٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑہائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلان راہ سے اگر سورہ یٰسین پڑھوگے تو برکت ہوگی ورنہ نہین۔

قرآن شریف سے اعراض کی صورتین

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتین ہوتی ہین ایک صوری اور ایک معنوی صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑہا ہی نجاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہین مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہین۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کے برکات و انوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہین ہوتا۔ پس دونون اعراضون مین سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے

امام جعفر کا قول ہے واللہ اعلم کہان تک صحیح ہے کہ مین اس قدر کلام الٰہی پڑھتا ہون کہ ساتھ ہی الہام شروع ہو جاتا ہے مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے کیونکہ ایک جنس کی شے دوسری شے کو اپنی طرف کشش کرتی ہے ٭

اب اس زمانہ مین لوگون نے صدہا حاشیہ چڑہائے ہوئے ہین۔ شیعون نے الگ سنیون نے الگ۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ مین ایک فقرہ بتلاتا ہون وہ پڑھ لیا کرو تو پھر طہارت اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہین ہوگی ٭

اسلام مین کفر۔ بدعت۔ الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہین کہ ایک شخص واحد کی کلام کو اس قدر عظمت دی گئی جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہئے تھی۔ صحابہ کرام اسی لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے ایک دفعہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے اُٹھکر کہا۔ حدیث مین یہ لکھا ہے تو آپنے فرمایا کہ مین ایک بڑہیا کے لئے کتاب اللہ کو ترک نہین کرسکتا۔

اگر ایسی ایسی باتون کو جن کے ساتھ وحی کی کوئی مدد نہین وہی عظمت دیجاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کی حیات کی نسبت جو اقوال ہین ان کو بھی صحیح مانلیا جاوے حالانکہ وہ قرآن شریف سے بالکل مخالف ہین

نکتہ بمقام گورداسپور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہدًی للمتقین کے یہ معنے ہوتے ہین کہ وہی کافر ہوتا ہے جو اتقا کا حصہ اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی لئے ہدًی للکفرین نہین فرمایا ٭

کسرِ صلیب

انوار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کچھہ عرصہ ہوا کہ حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اتمام حجت اور نیز اپنی صداقت [illegible] ایک نشان کے پیرایہ مین ایک اشتہار امریکہ یورپ اور آسٹریلیا کے ممالک مین ارسال کیا تھا چونکہ وہ نشان ان فارن ممالک کے لئے تھا اس لئے اس کی اشاعت ہندوستان مین مناسب نہین سمجھی گئی تھی اس مضمون کا وہ حصہ جو کہ خاص نشان سے تعلق رکھتا ہے اور فارن ممالک کے لئے ہے چھوڑکر باقی حصہ افادہ عام اور نیز اپنے بھائیون کی خاطر ہم ذیل مین درج کرتے ہین اور جب وہ نشان فارن ممالک کے اخبارات خود شائع کرین گے تو ناظرین کو بھی اسکا علم بالواسطہ یا بلاواسطہ ہو جاوے گا ٭

(ایڈیٹر)

زمین جب گناہ اور شرک سے آلودہ ہو جاتی ہے اور حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے جو انسان کی پیدائش کی اصل غرض ہے۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایک کامل الفطرۃ انسان کو اپنی ذات سے پاک تعلق بخش کر اور اپنے مکالمہ سے اُس کو مشرف کرکے اور اپنی محبت مین اُس کو انتہا تک پہونچا کر اُس کے ذریعہ سے دوبارہ زمین پاک و صاف کرے۔ انسان خدا تو نہین ہو سکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کرلیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہو جاتا ہے اور اپنے تئین صاف کرتا کرتا ایک مصفا آئینہ کیطرح بنجاتا ہے۔ تب اس آئینہ مین عکسی طور پر خدا کا چہرہ نمودار ہوتا ہے۔ اس صورت مین وہ بشری اور خدائی صفات مین ایک مشترک چیز بنجاتا ہے اور کبھی اس سے صفات الٰہیہ صادر ہوتی ہین کیونکہ اس کے آئینہ وجود مین خدا کا چہرہ منعکس ہے۔ اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہین کیونکہ وہ بشر ہے۔ اور ایسے انسانون کو دیکھنے والے کبھی دہوکہ کھاکر اور صرف ایک پہلو کا کرشمہ دیکھکر ان کو خدا سمجھنے لگتے ہین اور دنیا مین مخلوق پرستی اسیوجہ سے آئی ہے اور صدہا انسان اسی دوکھہ سے خدا بنائے گئے ہین۔ مگر ہماری اس زمانہ مین جس قدر عیسائیون کا وہ فرقہ جو حضرۃ مسیح کو خدا جانتا ہے اس دہوکہ مین مبتلا ہے اس قدر کوئی اور قوم مبتلا نہین۔ مسیح سے صدہا برس پہلے جو لوگ خدا بنائے گئے تھے۔ جیسے راجہ رام چندر۔ راجہ کرشن۔ گوتم۔ بدھ ہمارے اس زمانے مین اُن کے پیرو متنبہ ہوتے جاتے ہین کہ یہ اُن کی غلطیان ہین۔ مگر افسوس حضرۃ مسیح کے پیرو اب تک اس زمانہ مین بھی خواہ نخواہ خدائی

کا خطاب ان کو دے رہے ہیں اگرچہ اس خیال کا بطلان ایسا بدیہی تھا کہ کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی مگر افسوس کہ عیسائی ابھی تک اس زمانہ کی ہوا سے دور بیٹھے ہیں بلکہ بعض لوگوں نے جب دیکھا۔ کہ ایسے لغو خیالات کا زمانہ بھی دن بدن مخالف ہوتا جاتا ہے تو انہوں نے اپنے معمولی طریقوں سے مایوس ہو کر یہ ایک نیا طریق اختیار کیا کہ کوئی ان میں سے الیاس بن گیا اور کسی نے یہ دعوی کر دیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں اور میں ہی خدا ہوں اس مجمل فقرہ سے مراد میری یہ ہے کہ لنڈن میں تو مسٹر پگٹ نے خدائی اور مسیحیت کا دعوی کیا اور امریکہ میں مسٹر ڈوئی الیاس بن بیٹھے اور پیشگوئی کر دی کہ مسیح ابن مریم پچیس برس تک دنیا میں آ جائے گا۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ڈوئی نے تو بزدلی دکھلائی اور الیاس بننے میں بھی اپنی پردہ دری سے ڈرتا رہا اور مسیح نہ بنا بلکہ مسیح کا خادم بنا۔ اور پگٹ نے بڑی ہمت دکھلائی کہ خود مسیح بن گیا نہ صرف مسیح بلکہ خدا ہونے کا دعوے کیا اب لنڈن والوں کو کسی بیماری آفت مصیبت کا کیا اندیشہ ہے جن کے شہر میں خدا اترا ہوا ہے مگر میں نے سنا ہے کہ لنڈن میں کچھ یہودی بھی رہتے ہیں اس لئے بیشک یہ اندیشہ ہے کہ ان کو طبعاً یہ خیال ہوا ہو کہ یہ تو وہی مسیح ہے جو صلیب سے بوجہ غشی کے غلطی کے ساتھ زندہ اوتارا گیا اور پھر موقعہ پا کر مشرقی بلاد کی طرف بھاگ گیا اور اب ایسے طور سے اس کو صلیب دیں کہ کام تمام ہو جائے اور پھر کسی طرف بھاگ نہ سکے اور نیز یہی یہ فکر بھی ہے کہ مبادا عیسائیوں کو بھی خیال آ جائے کہ پہلا کفارہ پورا نا اور بودا ہو چکا ہے اور شراب خواری اور فسق و فجور کی کثرت نے ثابت بھی کر دیا ہے کہ اس کفارہ کی تاثیر جاتی رہی اس لئے اب ایک نئے خون کی ضرورت ہے۔ سو میں ہمدردی سے کہتا ہوں کہ مسٹر پگٹ کو ان سب سے چوکس رہنا چاہئے القصہ اندنوں میں جبکہ زمین میں ایسے ایسے جھوٹے اور ناپاک دعوے کئے گئے ہیں اس لئے خدا نے جس کے کام عجیب ہیں مجھکو پنجاب کی زمین میں پیدا کیا اور میں جیسا کہ خدا نے مجھے فرمایا وہ سچا مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا۔ اور میں صرف اپنے منہ سے نہیں کہتا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ وہ خدا جس نے زمین آسمان بنایا میری گواہی دیتا ہے اس لئے اس گواہی کے پورا کرنے کے لئے صدہا نشان میرے لئے ظاہر کئے ہیں اور کر رہا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا فضل اس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گزر چکا ہے۔ میرے آئینہ میں اس کا چہرہ اس سے زیادہ وسیع ہو کر منعکس ہوا ہے جو اس کے آئینہ میں ہوا تھا اگر میں صرف اپنے منہ سے کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر وہ میرے لئے گواہی دیتا ہے تو کوئی مجھے جھوٹا قرار نہیں دے سکتا میرے لئے اس کی ہزارہا گواہیاں ہیں جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔

اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں سے ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہیگا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں سو اے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے زہر سے رہائی بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانے کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے ان زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمے سے ان کو سیراب کر کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجات نہیں اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گذر گیا ہے اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھولدے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر تا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے کس کے خمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑیں گے اور تیری آواز سنیں گے۔ پیارے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے تو نوح کے دلوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھولدے۔ ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے۔ جب کہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے۔ سو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے مجھے تو نے وعدے دئے ہیں ان وعدوں کو تو پورا کریگا ضرور کریگا کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہے اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں سو میرا بہشت مجھے عطا کر اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھکو ہیں آمین ثم آمین۔

مراسلات

نمونہ استقامت

برادرم مکرم بھائی محمد افضل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مفصلہ ذیل سطور اپنے ایک احمدی بھائی کی انتقال پر ملال کی نسبت عرض کرتا ہوں اگر آپ اور حضور اقدس ؑ مناسب خیال کریں تو شائع کر دیں۔ دھونڈا۔

مسمی عبد اللطیف ایک نوجوان جو کچھ عرصہ سے بہ سلسلہ پاک حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام منسلک ہوا تھا مشیت ایزدی سے اس کو بخار شروع ہو گیا اور عرصہ پانچ ماہ تک معمولی بخار رہ کر مستقل تپ دق ہو گیا۔ اور دن بدن ہزال شروع ہوا۔ اس عرصہ بیماری میں اس کے والدین اور اس کے متعلقین کا گروہ اس کے پاس مزخہ کے طور پر آئے اور اس سے کہا کہ تم اس سلسلہ سے توبہ کرو تاکہ تمہارے لئے دعائے صحت کیجاوے مگر اس نے نہایت ثابت قدمی سے ان کو رد کیا اور کہا کہ میں کس چیز سے توبہ کروں۔ معاذ اللہ قرآن شریف اور حدیث شریف اور رسول پاک سے توبہ کرانا چاہتے ہو جو مجھے کسیطرح منظور نہیں۔ اور نہ مجھے تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ مجھے اللہ جل شانہ کافی ہے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے اور اور حیلے حوالے شروع کئے اور مولوی محمد علی واعظ جو آج کل بٹالہ میں ہے اس نے بھی کہلا بھیجا کہ اگر وہ توبہ کرے تو ہم دعا کریں گے اور اس کے لئے تعویذ دیں گے جس سے وہ تندرست ہو جاویگا اس بات کو بھی اس مرحوم نے نہایت زور سے رد کیا اور نہایت استقلال سے ایسی تمام باتوں سے نفرت کی۔ اور مرنے سے ایک ہفتہ پہلے اس نے تمام لوگوں سے باتیں کرنی چھوڑ دیں اور وہ اپنے خیال میں تھا۔ اور پھر کلمہ شہادت اس کا ورد تھا۔ آخر شوال ۱۳۲۱ھ ۲۱ ہجری کو بروز جمعہ علی الصباح اس دار ناپائیدار کو چھوڑا۔ اس کے اس پاک عقیدے

پرجان دینے اور استقلال پر اس کے تمام وارثون نے بالاتفاق شہادت دی کہ یہ اپنے عقیدہ پر نہایت مستقل رہا اور کسیطرح متزلزل نہ ہوا۔ ہرچند ہم نے اس کو اس سے رجوع کو کہا مگر وہ اسی طرح ثابت قدم رہا۔ جس روز اس کا انتقال ہوا اس روز کی شام کو مخالفین نے بہت بہت ناشائستہ الفاظ استعمال کئے اور طرح طرح کے اتہام اس کے واسطے تراشے۔ اسواسطے جب جنازہ گاہ پر اس مرحوم کا جنازہ احمدی جماعت نے ادا کیا تو اس کا چہرہ سب حاضرین و مخالفین کو دکھایا گیا جو بالکل زرد اور تبسم کی حالت مین تہا۔

اور مولوی عبدالصمد صاحب نے بعد جنازہ بغرض تشنیع مخالفین کے مزغہ مین کہا کہ آج اس ہمارے بھائی کا جنازہ موجود ہے اس کو دیکھو کہ وہ کیسے ایمانی شان کا آدمی ہے اور اس کی نسبت جو مخالفین نے افواہین اڑائی تہین ان کو اور ہم کچھہ نہین کہتے صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین پر اکتفا کرتے ہین۔

اس مرحوم کے مرنے پر تقاطر ہونا۔ بیماری کی بعد مرنا یہ تمام آثار اہل اسلام کے ہین یا نہین۔ جس سے حاضرین بجز تسلیم کے اور کچھہ نہ کہہ سکے اور اس کے والدین نے بھی تمام کار تجہیز و تکفین ہمارے ہی منشاء کے موافق کیا اور کہا کہ انہین کے خیالات کا وہ تہا انہین کے ساتھہ اس کا خاتمہ ہوا۔ تمام احباب مرحوم کی مغفرۃ کے لئے دعا کرین بذریعہ جنازہ اور تمام احمدی برادران سے بھی استدعا کرین۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۴ء راقم۔ م۔ع۔ احمدی پٹیالہ

رسالہ اعجاز البیان مولفہ مولوی امیر علی صاحب اٹاوی اثناء عشری پر ریویو

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳)

اعجاز البیان کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مولانا امیر علی صاحب اپنے مذہب کے مشہور و متعارف مسائل بلکہ ارکان سے بھی ناواقف ہین چنانچہ آپ صفحہ ۴ مین تحریر فرماتے ہین ”کسی پیغمبر صاحب شریعت نے اپنے کام رسالت کو ادہورا نہین چھوڑا اور احکام الہی کو بلاخوف و خطر لوگون تک پہنچایا۔ غرضیکہ ہر پیغمبر صاحب شریعت نے اپنے زمانہ حیات مین شریعت کی تکمیل مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اور نہ ان کے نائبان نے حتی المقدور شریعت کے پھیلانے مین کوئی کمی کی ہے“ ناظرین فاضل مصنف کی یہ تحریر تو ملاحظہ فرماچکے اب ان کے ایک ذیعلم فلسفی الطبع معزز مذہبی بھائی کی تحریر بھی ملاحظہ فرمائین جو خلافت راشدہ مین کتاب موسومہ ”الضافیہ“ مطبوعہ مطبع دبدبہ حیدری لکہنو سے کوٹ کی گئی ہے۔ کتاب مذکور سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین سرراجہ امیر حسین خانصاحب بہادر بالقابہ والی ریاست محمود آباد کی فرمائش سے شائع کی گئی تھی اور وہ عبارت جو اس مقام پر ہم نقل کرنا چاہتے ہین یہ ہے۔

”و شیعیان گویند کہ پیغمبر تمام احکام را بالعموم مردم تبلیغ نکرد بلکہ تمام فہم احکام الہی را کردہ باشند بلکہ بوصی خود وش و بقیہ اوصیا خود گفتہ کہ آنہا تحقیق برسانند و بعد ازان کہ اوصیائے پیغمبر را در عمل بوصاحت منع کردند و نگذاشتند کہ وصی آن پیغمبر نشر احکام پیغمبر کنند و مخالفین آنہا در صدد قتل و اذیت و صدمہ اوصیائے پیغمبر بودند بلکہ اگر میدانستند کہ آنہا در مقام مخالفت با مخالفین ہستند و بیان احکام واقعی خواہند کرد آنہا را می کشتند و حبس می کردند چنانچہ از تواریخ احوال آنہا معلوم است کہ بر آن چہ صدمہ ہا و اذیتہا از مخالفین رسیدہ اگر آنہا ذلک ہمان می کردند و کشتہ می شدند دیگر کسے نبود کہ حق را بجنید لفر مخصوص ہم برسانند و آنہارا ہدایت کند و آن زمان دیگر تمام این مذہب حق ابداً و اصلاً در مردم بردہ نمی شد لہذا بنا را بر تقیہ در امور گذاردند و بیان احکام شرعیہ بجہت حفظ نفوس خود و شیعیان و بجہت احکام الہی کہ بالکلیہ ز زمین برود نمودند و نتوانستند تبلیغ احکام چنانچہ باید و شاید بدون تشکیک و شبہ ابلاغ دارند۔“ الضافیہ صفحہ ۳۔

یہی لب لباب شیعہ مذہب کا جس سے ہمارے مخدوم مولوی امیر علی صاحب ابتک ناواقف ہین یا دیدہ دانستہ ناواقف بنے ہوئے ہین اب انصاف کا مقام ہے کہ جب بقول شیعیان حضرۃ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اوصیائے تبلیغ احکام بلاخوف و خطر نہ کر سکے تو مولانا امیر علی صاحب بچارے کیا کر سکتے ہین۔

اس لئے مناسب یہ تہا کہ مولانا صاحب مذہبی معاملات مین دست اندازی سے اجتناب کر کے دنیا مین شر و فساد کا غلبہ دیکھکر حضرۃ امام غائب الزمان کی طرح کسی گوشہ عافیت مین چھپ بیٹھے رہتے۔ مگر افسوس کہ انہون نے حضرۃ خیر البشر اور آئمہ اثنا عشر کی پوری مخالفت کی اور تقیہ شریف کو چھوڑ کر جماعت موحدین سے خارج ہو گئے مولوی صاحب کو واضح رہے کہ تقیہ شیعیان شیعون کے ارکان ایمان سے ایک رکن اعظم ہے یہی وجہ تہی کہ آئمہ اثنا عشر بقول شیعیان ہمیشہ تقیہ کرتے رہے پس مولوی امیر علی صاحب اگر اثنا عشری ہونیکا دعوی رکہتے ہین تو انہین آئمہ اثنا عشر کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اعجاز البیان بڑے بہادر فلسفی بھی ہین چنانچہ آپ ایک طرف تو اقرار کرتے ہین کہ جب کبھی حضرۃ انسان نے نائبان رسول سے زمانہ خالی پایا تو باوجود ایمان لانے کے پھر ضلالت اور گمراہی مین پڑ گئے اور سیدہا راستہ توحید کا چھوڑکر پہر رسم پرستی اختیار کی۔ تب پہر خداوند تعالی کو پیغمبر کے بھیجنے کی ضرورۃ ہوئی۔ پس اسیطرح ہدایت و ارشاد کا طریقہ خدا کی طرف سے ہمیشہ جاری رہا ہم لوگ ہمیشہ اسکو بھلا دیا کئے اور وہ ہمکو کبھی نہین بھولا باہم اس کو ہمیشہ بہلا گئے رہے اور وہ ہمیشہ ہم کو اپنی طرف بلاتا رہا۔ ہماری نجات اور ہماری فلاح کی فکر باوجود بے نیازی اسکو ہمیشہ رہی اب کوئی عاقل صاحب فہم بے دلیل عقل و نقل کے اسبات کو مان لیگا کہ اس خداوند تعالی رحمن اور رحیم نے جو طریقہ کہ واسطے ہدایت خلق کی بدو پیدائش خلقت سے جاری کر رکھا تہا وہ طریقہ قدیم مقررہ بعد ختم رسالت ختم المرسلین موقوف کردیا ہو“ اعجاز البیان صفحہ ۲ و ۳

اور دوسری طرف یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ جب سے امام غائب الزمان سنیون کے خوف سے جان بچا کر ایک غار مین جا چھپے ہین ابتک اگرچہ سینکڑون برس گذر گئے ہین اور ایک دنیا ضلالت اور گمراہی مین پڑ گئی اور لاکھون کروڑون بندگان خدا توحید چھوڑکر شرک و بدعات و رسم پرستی کی بلاؤن مین گرفتار ہو گئے شیطان علیہ اللعن نے بیشمار بنی آدم کو ہادیہ کی طرف لیجا کر روز بروز حکا اپنے ہی بنائی مین نمایان کامیابی حاصل کی مگر پھر بھی نامعلوم کس وجہ سے اس رحمن و رحیم خدا نے بنی آدم کی طرف سے رحمت کی نظر پھیر لی ہرچند بندگان خدا نے بہت کچھہ غل مچایا مگر خدا نے اپنے کان بند کر لئے کسی کی ایک نہ سنی۔ غضب یہ ہوا کہ اس نے اپنے قدیم اور خود قائم کئے ہوئے طریقہ کی بھی کچھہ پرواہ نہ کی حالانکہ خود فرما چکا تہا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ نہ تخلف وعدہ کا کچھہ خیال کیا اگرچہ صاف ارشاد کر چکا تہا کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔

اس لئے ہم فاضل مصنف کی خدمت مین خود انہین کے الفاظ پیش کرتے ہین کہ وہ اپنے عقیدہ کو کسی عقلی یا نقلی دلیل قطعی سے ثابت کر دکھلائین اور وہ الفاظ یہ ہین۔

”اب کوئی عاقل صاحب فہم بے دلیل عقل و نقل کے اس بات کو مان لیگا کہ اس خداوند تعالے رحمن رحیم نے جو طریقہ کہ واسطے ہدایت خلق کی بدو پیدائش خلقت سے جاری کر رکھا تہا وہ طریقہ قدیم مقررہ بعد ختم رسالت خاتم المرسلین موقوف کردیا ہو“

پھر مولوی امیر علی صاحب اعجاز البیان کے صفحہ ۴ مین تحریر فرماتے ہین ”وہ منکران نائبان خاتم الانبیاء کا جو کہ یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے بعد وفات اپنے کوئی نائب حافظ شریعت و کتاب نہین چھوڑا امت کو اختیار ہے جسکو چاہین خلیفہ مقرر کرین باطل کردین گے“ مین کہتا ہون کہ سنیون کا یہ عقیدہ ہرگز نہین کہ بعد وفات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت محمدیہ کا کوئی حافظ نہین رہا سنی تو صاف کہتے ہین کہ خود خداوند کریم شریعت محمدیہ کا حافظ و ناصر ہے۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل علاوہ برین سنیون کی معتبر حدیثون مین یہ بھی لکھا ہے کہ دین محمدی کی تجدید کیلئے مجدد کا ہر صدی کے سر پر آنا ضروری ہے اور بفضل تعالے سنیون مین مطابق احادیث نبویہ مجدد ہمیشہ آتے رہے ہین چنانچہ اس وقت بھی خدا کے فضل و کرم سے ایک عظیم الشان مجدد الوقت ملہم من اللہ مسیح دوران مہدی زمان موجود ہین جس کو ہم بیٹے سے کافر مانتے ہین پس مولوی امیر علی صاحب کی یہ تحریر سراسر باطل ہے اب رہا یہ عقیدہ کہ امت کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے خلیفہ مقرر کرے یہ وہی عقیدہ ہے جس کی نسبت حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ اپنے ایک خط موسومہ امیر معاویہ مندرجہ نہج البلاغۃ مین تحریر فرماتے ہین۔

انما الشوری للمہاجرین والانصار فاذا اجتمعوا (مشورہ صرف مہاجرین علی رجل و سموہ اماما کان ذالک للہ رضی (وانصار کا ہے جسکو وہ اجتماع امام بنالین وہ امام منجانب اللہ ہے۔

مزید اطمینان کے لئے حضرۃ اقدس مسیح دوران مہدی آخر زمان علیہ الصلوۃ والسلام کا رسالہ ضرورۃ الامام ملاحظہ فرمائیے۔ اب ہم آسانی کے لئے امیر علی صاحب کی عبارت مندرجہ اعجاز البیان کو بلفظہ قولہ اور ریویو کو بلفظہ اقول تحریر کرتے ہین۔

قولہ۔ ادہر آنحضرت صلعم کی وفات ہوئی جسد اطہر کی ہنوز گرمی دور نہیں ہوئی ادہر یارون نے حضرۃ ابوبکر کے سر پر خلافت کی پگڑی

دلچسپ مکالمہ

ایک شخص سے جو میری گفتگو دربارہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی وہ البدر کے ناظرین کے گوشگذار کرنی چاہتا ہون ؛

شخص ۔ قرآن مجید مین عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کا ثبوت ہے آپ کیون نہین مانتے ؛

مین ۔ اگر ہے تو دکھایئے ۔ وہان رفع اللہ علیہ لکھا ہے کہ اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا نہ کہ آسمان کی طرف ؛

شخص ۔ کیا اللہ آسمان پر نہین ۔

مین ۔ تو کیا زمین پر نہین ۔ اللہ کی طرف کئی انبیاء کا جانا لکھا ہے مثلاً حضرۃ ابراہیم ؑ نے فرمایا

انی ذاہب الی ربی

پھر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین آیا ہے

؛ قد جاءکم رسول من ربکم ؛

تو کیا وہ آسمان سے آئے تھے ؛

شخص ۔ اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے کل انبیاء کے بروز کا ۔ مگر ان جیسے معجزے کیون نہین دکھاتے ؛

مین ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون کے جامع صفات تھے کیا انہون نے ہر ایک رسول جیسے معجزے دکھائے ۔ یہ کوئی ضروری بات نہین زمانے کے مطابق معجزہ ملتا ہے جو بات اگلے معجزہ تھین وہ اب بچون کا کھیل سمجھی جاتی ہین ۔ اس زمانے مین کلام کا زور ہے سو وہی اعجاز آپ کو عطا ہوا ؛

شخص ۔ مین اگلے نبیون کی تو درکنار ولیون کی کرامتین سنکر حیران ہون ۔ مثلاً جناب دستگیر نے بارہ برس کی کشتی نکالی ایک اور ولی نے گھوڑے کو ذبح کیا پھر زندہ کر دیا مثلاً ورس والے لاہوری میان صاحب نے درویشون کو کہا اڑ جاؤ تو وہ سب اڑ گئے ایک درویش کو چھو گیا تو سب قرآن یاد ہو گیا ایسی باتین مرزا صاحب مین نہین ؛

مین ۔ مہربان یہ تو قصے ہین ۔ ایسے کئی قصے تو تم ہندوان کی کتھاؤن اور پرانون مین بھی سن سکتے ہو ۔ بات وہ ہوتی ہے جس کا کوئی ثبوت عقل و نقل سے ہو جناب دستگیر بیشک بڑے اہل اللہ تھے مگر میرا سوال ہے کہ اپنے زمانے مین کیون اتنے مشہور نہ ہوئے ۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ابن جوزی جو بڑا علامہ تھا اس نے کیا فتویٰ دیا تھا اور تلبیس ابلیس کتاب کس لئے بنی تھی ۔ حضرۃ پیر کا ذکر شیخ عطار مولانا روم وغیرہ بزرگون نے کیون نہین کیا حالانکہ اب تو کوئی کتاب نہین بنتی جب تک ان کی صفت نہ ہو لے ۔ ابن بطوطہ جس کو صرف مقبرے دیکھنے کا شوق تھا ساری دنیا مین گھومتا پھرا ۔ بغداد مین بھی آیا مگر پیر صاحب کا ذکر نہین کیا خدا کے لوگون کی قدر ہمیشہ بعد مین ہوتی ہے ۔

شخص ۔ آپ لوگ انکار کر دیتے ہین ۔ اچھا یہ تو بتاؤ فلان فقیر صاحب (نام لیکر) کے پاس جو جاتا تھا آپ اس کی دلیل بتا دیتے تھے یا نہین اور یہ بھی کہ تمہارا کام ہو جائیگا یا نہ ہوگا اسیطرح فلان میان صاحب ہین وہ تعویذ دیتے ہین ۔ اسی وقت تپ اتر جاتا ہے جو بازمین لگا ہو تو دفع ہو جاتا ہے پھر بھلا مرزا صاحب مین اتنی بات ہی بتاؤ ہین تو مجدد یعنی کل نبیون کے سردار مگر کرامت اتنی بھی نہین ۔

مین ۔ افسوس کہ تم لوگ ولی اور عامل مین فرق نہین سمجھتے ۔ دلیل بتانا ولایت کا حصہ نہین دیکھو ابن صیاد آنحضرت صلعم کے وقت لوگون کے دل کی باتین بتا دیتا تھا ۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلعم کے دل کی بات دخان بھی بتا دی تھی ۔ مگر کیا رسول صلعم دل کی باتین بتا دیتے تھے باقی تعویذ وغیرہ یہ سب عمل ہین کوئی اسلام سے خاص نہین بلکہ ہندو پنڈتون اور جوگیون سے بھی یہ باتین ظاہر ہوتی ہین جس سے آپ بھی انکار نہین کر سکتے ۔ پس فرق کیا ہوا ۔ ولایت ۔ مجددیت نبوت تو محکمہ ہی الگ ہے ان کی توجہ ہدایت خلق کی طرف ہوتی ہے اسی کی اشاعت کے لئے ان کو نئی نئی باتین سوجھتی ہین ۔ دیکھو ہمارے حضرۃ اقدس کو جو قرآنی معارف سوجھتے ہین اور جو علمی نکات یہ بتاتے ہین کیا کسی اور کو بھی نظر آتے ہین اگر اس زمانے مین ایسے لوگ ہین جن سے آپ کے بتائے ہوئے خوارق ظاہر ہوتے ہین تو وہ حضرت مرزا صاحب کے سامنے کیون نہین ہوتے وہ تو پکار پکار کر کہہ رہے ہین کرامت مین میرے ساتھ مقابلہ کر لو شاید آپ نے تریاق القلوب ہمارے حضرت جی کی کتاب نہین دیکھی اس مین کئی کرامتین آپ کے خیال کے موافق بھی ہین ؛

شخص ۔ پھر لوگ کیون نہین مانتے ؛

مین ۔ نہ ماننا علیحدہ بات ہے کوئی کسی کی زبان نہین پکڑ سکتا ؛

شخص ۔ مین یہ تو کہتا ہون کہ اگلے زمانے مین جو عجیب عجیب کرامتین ولی دکھاتے تھے وہ مرزا صاحب کیون نہین دکھا سکتے حالانکہ ان ولیون سے بلکہ نبیون سے بڑھکر ہونے کا دعویٰ ہے ۔ یعنی دعویٰ بہت ہے اور عمل تھوڑا ہے ؛

مین ۔ اس کا جواب دے چکا ہون جو کام حضرۃ مسیح موعود نے کئے ہین وہ تو ان ولیون نبیون سے بھی نہ ہو سکتے تھے جن سے اعلیٰ ہونے کا دعویٰ ہے اچھا مین نہین اور طرح سمجھاتا ہون ۔ خضر علیہ السلام ولی تھے اور حضرت موسیٰ اولوالعزم نبی مگر جو بات خضر نے کی وہ حضرت موسیٰ نہین سمجھ سکتے تھے پھر سلیمان علیہ السلام نے جب بلقیس کا تخت منگوانا چاہا ۔ تو خود اپنے زور سے تو نہ منگوا لیا بلکہ ایک اور شخص نے لا کر جس کی شان مین عندہ علم من الکتاب آیا ہے ایک اور مثال سنو ایک شہنشاہ ہے جو کام اس کا سپہ سالار کر سکتا ہے وہ بادشاہ تو نہین کر سکتا (یا کر تو سکتا ہے مگر اس کی توجہ نہین ہوتی) مگر پھر بھی وہ بادشاہ آقا ہے اور وہ غلام اور ماتحت قصہ کوتاہ مجموعی کمالات دیکھنے چاہئے بظاہر سپہ سالار کے کام عجیب معلوم ہوتے ہین مگر بادشاہ جتنا رتبہ اسے حاصل نہین ؛

شخص ۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزائیون کو ثبوت بڑے آتے ہین اور وہ باتین خوب دل لگتی کرتے ہین اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب ہاتھ سینہ پر کس دلیل سے باندھتے ہین اور وہ بھی اسطرح کی شکل بنا کر دکھلائی ۔

مین ۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتون کی طرف حضرۃ جی کا خیال نہین نماز مین مطلب تو حضور قلب سے ہے ۔ ہاتھ نیچے باندھے تو کیا ۔ اوپر باندھے تو کیا آپ نے کبھی کسی کو ناف پر باندھنے سے منع نہین کیا ؛

شخص ۔ پھر بھی وہ کام جو وہ کرتے ہین یعنی سینہ پر ہاتھ وہ آپ افضل تو جانتے ہو گے ۔

مین ۔ ہان بیشک

شخص ۔ اس کی دلیل ۔

مین یہ سنکر دعا مانگنے لگا یا الہ العلمین تو میری مدد کر ۔ دلیل ایسی ہو کہ سوا کے خاموش رہنے کے چارہ نہ ہو یکایک میرے دل مین خیال آیا اور مین نے کہا ۔

مین ۔ یہ تم مانتے ہو یا نہین کہ نماز مین خوف الٰہی سے بھر جانا چاہیئے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

نوٹ: صرف درج تک لکھا پایا تھا ۔ اگلی عبارت پر قادر نہ ہو سکا ۔

مومنوں کی صفتوں میں الذین هم فی صلاتهم خاشعون وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں فروتنی کرتے ہیں خشوع سوائے خوف الہی کے پیدا نہیں ہو سکتا یعنی جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ مجھ سے ایک اعلی اور مقتدر ہستی ہے جسے مجھ پر کلی اختیار ہے اور میں اس کے قبضے میں ہوں تو وہ اللہ اکبر کہتا ہوا خوف سے بھر جاتا ہے اور یہ خوف ایسا ہے۔ جیسا محبوب کے دربار سے ہوتا ہے نہ کہ درندے سے۔ اللہ سے خوف مومنوں کی صفت ہے جیسے قرآن شریف میں ہے ان الذین هم من خشیة ربهم مشفقون نماز سے بڑھ کر خشیة کہاں ہونا چاہیئے ایسی حالت کے لئے اللہ نے فرمایا تھا موسی علیہ السلام کو

واضمم الیک جناحک من الرهب اپنے بازو خوف سے اپنی طرف ملا لے صوحب ہاو بیتہ ایسی حالت میں ہاتھ سینہ پر اس X شکل میں باندھے جاتے ہیں رہب کے معنے لغت میں دیکھو۔ ترسیدن اور پھر لکھا ہے سجاوندی نے عین المعانی میں کہ رہب فی قولہ تعالے بالضم ہے۔ اور اس سے مراد (کم) آستین ہے اس سے ایک کلائی کا دوسری پر رکھنا ثابت ہوا پھر رہا بہ کے معنے استخوان دامن سینہ میں جس سے سینہ پر ہاتھ باندھنے کا اشارہ ہے علاوہ اس کے یوں بھی خوف سے سینے پر ہاتھ سکیڑے جاتے ہیں پھر ترہیب پرستش کو کہتے ہیں جس سے عبادت کے وقت ایسا کرنے کا استدلال ہو سکتا ہے پھر فصل لربک وانحر میں وانحر سے بقرینہ صل سینے پر ہاتھ باندھنے کا اشارہ نکلتا ہے ؛ (احمدے ۔ گجراتی)

بقیہ ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء گورداسپور

حضرت اقدس کی طبیعت عرصہ دراز سے بیمار چلی آتی ہے مگر گذشتہ ہفتہ سے آپکو۔ کھانسی۔ نزلہ وغیرہ کی سخت تکلیف تھی۔ دم رات کو الٹ جاتا رہا اور اسی وجہ سے آپ اکثر اوقات مسجد میں تشریف نہ لا سکے لیکن تاہم جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو آپ ۱۲ تاریخ کو اسی حالت میں سوار ہو کر گورداسپور تشریف لائے اور اسی حالت بیماری اور سخت تکلیف میں عدالت میں بھی گئے ؛

۱۴ تاریخ کی شام تک کل مہمانان احمدی کی تعداد ایک صد کے قریب ہو گئی۔

صبح کے وقت منشی محمد اروڑا صاحب نقشہ نویس ریاست کپورتھلہ نے حضرۃ اقدس سے نیاز حاصل کی آپ نے فرمایا کہ میں نے آواز تو رات کو ہی شناخت کر لی تھی مگر طبیعت کو تکلیف تھی اس لئے بلا نہ سکا منشی صاحب موصوف نے جناب خان صاحب محمد خان صاحب افسر بگی خانہ سرکار کپورتھلہ مرحوم کی وفات کا واقعہ سنایا جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ نیکی کرنیوالے کی اولاد کو بھی اس کی نیکی کا حصہ ملتا ہے یہ دنیا فنا کا مقام ہے اگر ایک مرجاتا ہے تو پھر دوسرے نے کونسا ذمہ لیا ہے کہ وہ نہ مریں گے دنیا کی وضع ایسی ہی ہے کہ آخر کار قضا و قدر کو ماننا پڑتا ہے دنیا ایک سرا ہے اگر اس میں آتے ہی جاویں اور نہ نکلیں تو کیسے گزارہ ہو۔

انبیاء کے وجود سے زیادہ عزیز کوئی دوسرا وجود قدر کے لائق نہیں لیکن آخر ان کو بھی جانا پڑا ؛

موت کے وقت اول انسان کو دہشت ہوتی ہے مگر جب مجبوراً وقت قریب آتا ہے تو اسی قضا و قدر پر راضی ہونا پڑتا ہے اور نیک لوگوں کے دلوں سے تعلقات دنیا وی خدا تعالے توڑ دیتا ہے کہ ان کو تکلیف نہ ہو ؛

البدر

نشان مطلوب۔ ایک صاحب عطا محمد نامی نے اخبار کے اجرا کی درخواست کی ہے ڈاک خانہ کی مہر چنیوٹ کی ہے مگر پتہ کارڈ پر محو شدہ ہے اس لئے وہ از سر نو پتہ لکھیں اور کیا یہ صاحب لاہور والے عطا محمد تو نہیں ہیں جو کہ اگزیمنرز آفس میں تھے ؛

کرتہ بطور امانت۔ ۱۳۔ جنوری کو جبکہ میں گورداسپور میں تھا واپسی پر مجھے علم ہوا کہ میرے سامان میں کسی کا کرتا رہ گیا ہے جو کہ کسی فربہ جسم والے آدمی کا معلوم ہوتا ہے بطور امانت کے دفتر البدر میں رکھا ہے صاحب کرتہ کو چاہیے کہ نقشان کامل دیکر وصول کر لیوے ؛

بیعت۔ سید عزیز الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ ذیل کے اصحاب کے نام بزمرہ بیعت کنندگان البدر میں شائع کر دو۔

ڈاکٹر محمد امیر حسن صاحب از چھبرامئو ضلع فرخ آباد

زوجہ ڈاکٹر صاحب موصوف۔

شمس الحسن و بدر الحسن صاحبان

مسماۃ شمس النہار بانو۔ و۔ نصیر خاتون۔

عبد الہادی صاحب اوورسیر نے اپنی کمال عنایت سے اطلاع دی ہے کہ البدر میں ۳ نقص ہیں جن کو رفع کرنا چاہیئے ؛

اول۔ کاغذ بہت ہی ناقص ہے اس کی نسبت وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ چونکہ قیمت اخبار بہت ہی کم ہے اس لئے یہ آپ کے امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے ؛

دوم۔ چھپوائی میں عدم توجہی سے کام لیا جاتا ہے بعض بعض صفحے پڑھے نہیں گئے۔

سوم۔ سخت عبارتیں خود نہیں کی جاتیں ؛

موخر الذکر ہر دو نقص اس وقت بعض نمبروں میں رہ جاتے ہیں جب کہ وقت اشاعت گذر جاتا ہے اور واقعات کام کر دو اگر کوشش کی جاتی ہے کہ حتی الوسع اخبار جلد شائع ہو کر منتظر احباب کی پیاسی روحوں کو سیری بخشے آئندہ انشاء اللہ تعالے مزید احتیاط سے کام ہوگا ؛

ایسے مشورے اس لئے اخبار میں درج کرائے جاتے ہیں کہ ہمارے احباب کو اطلاع ہو جاوے کہ کارخانہ اپنے عیوب پر مطلع ہونے سے حتی الوسع اپنی اصلاح کے لئے طیاری کرتا ہے اور دوسرے ہمدرد اور مشیر احباب کو ہمیں مشورہ اور رائے دینے کی جرأت ہو۔

تصحیح اور غلطیاں۔ گذشتہ سال کی جلد میں اگر کوئی غلطی الہام وغیرہ میں ہو۔ یا کوئی عبارت۔ یا مسئلہ یا واقعہ کسی کی نظر میں قابل اصلاح ہو تو وہ مہربانی فرماکر مفصل اطلاع دفتر میں ارسال کریں اور اخبار کی تاریخ صفحہ اور کالم کا حوالہ دیویں تاکہ حتی الوسع تحقیق کر کے اس کی اصلاح کر دی جاوے۔ اور آئندہ کے لئے ہمارے احباب محض ابتغاء لوجہ اللہ کے ایسی اصلاحوں کا خیال رکھیں تاکہ خدانخواستہ آئندہ آنیوالی قوم کے لئے کوئی بات ٹھوکر کا موجب نہ ہو یہ ایک کار ثواب ہے امید ہے کہ احباب اس خدمت دینی کو صدق دل سے بجا لاویں گے ؛

تصحیح۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۶ کالم ۳ میں الہام انی مع الرسول اقوم کی جگہ انی مع الرسوم اقوم چھپ گیا ہے اس کی اصلاح فرمائی جاوے ؛

آریہ سماج اور نیوگ

اس سے پیشتر ہم نے البدر کے اوراق کے ذریعہ سے ناظرین کو انجمن فرقانیہ لاہور کی کارروائی پہنچائی تھی جو کہ انجمن مذکور نے نیوگ اور طلاق پر بحث کے پیرایہ مین الگ الگ اپنے چار اشتہارون کے ذریعہ سے آریہ سماج کا ناک مین دم کر دیا تھا۔ اس پر آریہ سماج نے چپکے سو ایک اشتہار دیا جسکو آخری جواب کے نام سے موسوم کیا اس پر انجمن فرقانیہ لاہور کے جائنٹ سکرٹری میان معراج الدین عمر نے ایک پمفلٹ لکھا جو کہ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر تقسیم کر کے آریون پر کامل اتمام حجت کر دی ہے اور نیوگ کی حقیقت کو بڑی بسط سے کھولدیا ہے بلکہ مجسٹریٹ پشاور کا ایک فیصلہ بھی اس کے متعلق درج کیا ہے ہم اس عنوان کے نیچے اس پمفلٹ کو شائع کرتے ہین*

ایڈیٹر

ہمارے ایک دوست نے آریہ صاحبان کا وہ اشتہار ہمین دیا جسکو انہون نے ہمارے اشتہارات نمبر ۲ و ۳ و ۴ کے آخری جواب کے نام سے موسوم کیا ہے ہم تو اپنے اشتہارات چھپنے ہی سب سے پہلے آریہ صاحبان کے گہرون اور مجلسون مین بھیجدیا کرتے ہین افسوس ہمارے مہربان دوست آریہ اپنے اشتہارون کو آپ ہی کچھ ایسا اخلاف تہذیب خیال کرتے ہین کہ ان کو ہمین پہنچانے سے شرمندہ ہوتے ہین یا بخل کی وجہ سے ہمین پہنچاتے لیکن یون چھپانے سے تو یہ بات چھپ نہین سکتی۔ بصارت اور انصاف رکھنے والے اصحاب اس بات کو خود محسوس کر کے افسوس ظاہر کر رہے ہین کہ آریون نے ہمارے کسی اشتہار کا جواب نہین دیا اور ہمارے مخدوم و سردار شمس الضحیٰ کہف الوریٰ فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلعم اور ہمارے محترم امام مہدی و مسیح مجدد وقت جری اللہ حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام اور اہل اسلام کے تمام فرقون کے معزز اور مستند اور خطاب یافتہ علماء فضلاء اکابر کی کنایت و صراحت سے توہین کی منشاء سے غیر متعلق اور فضول اور خلاف واقعہ باتین لکھکر ہماری دل آزاری کرنی

چاہی ہے۔ لیکن ہم ان کی نادانی اور بے سمجھی پر صبر کرتے ہین ہمین ان کا آخری خطاب دیکھکر سخت افسوس پیدا ہوا ہے کہ رسم ورواج وقوم وعیال اور دنیا کی محبت نے ان کو ایسا سرگشتہ اور گرفتار کر لیا ہوا ہے کہ ان کی محبت کے غلبہ مین اپنی ثابت شدہ فاش غلطیون کو ترک کرنے اور اسلام کی بین اور روشن صداقتون کو قبول کرنیکے لئے نیک دلی سے آمادہ نہین ہوتے اور ست سے پیار کا دعوےٰ صرف زبانی ہی زبانی کرتے ہین عملاً نہین کرتے۔ ان کے اس آخری جواب کے بعد ہم نہین سمجھتے کہ ان کی طرف سے کوئی اور اشتہار نکلیگا اور کسی طرح سے وہ تحقیق حق کے لئے ضروریات کو ہم پہنچانے کی کوشش کرین گے خیر! زور اور جبر سے حق منوانا تو اسلام مین جائز نہین یہ بات ہم انہین پر چھوڑتے ہین۔ البتہ اس قدر عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ چونکہ ہر ایک کے سر پر موت کھڑی ہے اس لئے اس چندروزہ زندگی کے لئے اپنی بے سمجھی اور ضد پر اڑے رہنا اور اسی کی پاسداری مین ہٹ دھرمی پر تلے رہکر حیلون اور غلط بیانیون سے حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا اپنی ہی جانون پر ظلم عظیم ہوتا ہے۔ ہماری نسبت غلط بیانی کرنا کہ ہم کو پہلے ہی توقع تھی کہ جب آپ لوگون سے کوئی معقولی جواب ہمارے اعتراضات کا بن نہین پڑیگا تو آپ گالی گلوچ اور تہذیب اور شائستگی سے گری ہوئی تقریر اور تحریر پر اتر آئینگے " خود آریون کو ہی ملزم بھیراتا ہے۔ کیونکہ بفرض محال اگر ہم نے ان کو گالیان نکالی ہین تو یہ وہی گالیان ہین جن کے کھانے کی توقع اور یقین سو انہون نے ہم کو اشتہارات اور چھٹیات کے ذریعہ باوجود ہمارے بار بار کے انکار اور تامل کے اصرار کے ساتھ مباحثہ کے لئے بلایا۔ اور جب نتیجہ کو پہلے ہی یقینی توقع رکھکر ہمین مخاطب کیا تھا پھر اس سے رنج اور غصہ کہان کا ہو سکتا ہے۔ اس کے تو وہ خود ہی ذمہ دار ہین۔ لیکن ان کی یہ باتین ہم پر سراسر تہمت ہین۔ ان لوگون کے ہاتھ مین سچائی تو ہے نہین جس کی تائید کے لئے کوئی دلائل قطعیہ ان کے ہاتھ مین ہون۔ اور قاعدہ ہے کہ ایک جھوٹ کے نباہنے کے لئے کئی اور جھوٹ اور دہوکہ بازیون کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ پس اب بھی حسب عادت طرح طرح کے لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے پھر بہتان باندھنا اور تہمتین لگانا اور خلاف بیانی کرنا شیوہ بنا لیا ہے۔ انہی خیال سے تو ہم نے تحریری مباحثہ کے لئے ان کو عرض کیا تھا کیونکہ زبانی مباحثات

مین یہ لوگ اپنی مستمرہ عادت خلاف گوئی سے فائدہ اٹھا کر لوگون کو دھوکہ مین ڈال سکین گے۔ اور تحریری مین یہ قابو آ جائینگے۔ ناظرین آپ ہی غور کر سکتے ہین۔ کہ ابھی ان کے دو جلسون مین ہی ہم اُن کے اصرار سے حاضر ہوئے۔ اور ہماری طرف سے مکرم بھائی ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب نے ان کے سٹیج پر کھڑے ہو کر اعلےٰ درجے کی مہذب اور شائستہ زبان مین ان کے مکروہ مسائل کی قلعی کھول دی۔ اور ان کے اپنے پریسیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر اور پبلک نے صراحت اور کنایہ سے ان کی شکست پر گواہی دی۔ اور ہر دو جلسون مین اس بات کا آزاد الفاظ مین ان کے پریسیڈنٹون کی زبان سے شکریہ ادا کیا گیا کہ احمدی جماعت کی طرف سے نہایت تہذیب اور محبت اور امن سے کارروائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد کوئی تقریری موقعہ ہم سے مقابلہ کا انہین نہین ملا! تو پھر ان لوگون کا یہ لکھنا کہ گویا ہم نے اپنی تقریر مین انہین گالیان نکالی ہین۔ ان کی چالبازی اور خلاف بیانی اور خود ساختہ بات نہین تو اور کیا ہے؟ ہمارے پاس تو ان کی چھٹیات موجود ہین۔ جن مین ان دونون جلسون کے بعد بھی بڑے اصرار سے ہم کو بلایا۔ ان کے اشتہارات موجود ہین۔ انھون نے اپنے جلسون مین ہماری غیر حاضری مین ہم کو مخاطب کیا۔ اگر بفرض محال ہم پہلے گالیان نکال چکے تھے تو کس عقل اور ہوش سے ہم کو اس کے بعد التجائین کرتے رہے۔ اب تو ہم کو گالیون کی تہمت لگائی۔ اور اگر ہم انکار کرتے اور ان کے مطلب پورا کرنے پر بھروسہ کر کے جلسون مین متواتر حاضر ہوتے رہتے تو ممکن تھا کہ کوئی اور سخت مکروہ تہمت ہم کو لگا دیتے۔ ہم موقع اور ضرورت پر ان کی چھٹیات بھی شائع کرین گے۔ منت اور سماجت اور التجاؤن سے گھر پر بلاتے۔ ہمارے با امن اور مہذب اور شائستہ طور پر کارروائی کرنے پر پرزور الفاظ مین اس وقت شکریہ ادا کرتے اور اس کے بعد ہم کو بلاتے رہتے اور ہمارے انکار کرنے (جو انکار صرف اس لئے تھا کہ ان کی نیتون مین حق جوئی معلوم نہ ہوتی تھی) کے بہت عرصے بعد اب تک یہ کہنا کہ ہم نے ان کو گالیان نکالی ہین خوب ست کا وچار ہے*

(باقی آئندہ)

ایک زبردست معجزہ اور آریون پر دوبارہ حجت تام

مسلمانان حقیقت شناس و اصحاب فہم و قیاس پر یہ امر مخفی نہین کہ شہادہ حقہ کے بارسے سبکدوش ہونا صرف مسلمان ہی کا کام نہین بلکہ ہر ایک فرد بنی نوع کا فرض ہے خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا پابند ہو۔ سو واضح ہو کہ خاکسار ذرہ بمقدار عرصہ تیس سال سے بہرہ تہا اور اس عرصہ مین یہ عاجز ڈاکٹرون اور طبیبون کا علاج کرواتا رہا اور بہت کچھ زحمت اور کھیکڑا اٹھائی اور متعدد مقامات پر پیرون اور سجادہ نشینون سے دم درود بھی کرواتا رہا علاوہ ازین خود بھی مین اپنا علاج بھی کرتا رہا کیونکہ مین خود بھی طبیب ہون لیکن اس مرض کی دفیعے کے لئے نہ کسی طبیب ڈاکٹر کی دوائی نے فائدہ دیا نہ کسی اور پیر و مرشد کی دعا نے میری دستگیری کی آخر کار ایسا ہوا کہ ملک پنجاب سے میرے مکرم معظم جناب مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی طفیل سے ایک مرد خدا حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی مہدویت و مسیحیت کی خبر موصول ہوئی جس سے میرے دل مین یہ تحریک ہوئی کہ چونکہ حضرت ممدوح امام مہدی و مسیح موعود ہین اس لئے ممکن نہین کہ ان سے بڑھ کر ان کے زمانے مین کوئی اور زیادہ مستجاب الدعوۃ اور مقرب الہی ہو اس لئے مین ہندوستان سے دور دراز کا سفر طے کر کے ان کی خدمت مین بمقام قادیان ضلع گورداسپور حاضر ہوا دو ایک روز کے بعد جب مین نے اپنی مرض ہولناک اور حالت زار کی کیفیت سنائی تو امام زمان و مسیح دوران علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو دعا ہے سو کر دیتے ہین خدا فضل کریگا۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ مین اسی وقت سے پورا پورا شفا ہو گیا اور یہی تیس سالہ مرض ایسی جاتی رہی کہ اس کا نام نہ رہا۔

الغرض یہ معجزہ جو درحقیقت معجزات عیسوی سے کسی پہلو مین کم نہین مجھ پر خدا نے حضرت امام زمان کی دعا سے ظاہر کیا سو اب یہ چاہتا ہون کہ اس معجزہ کی کیفیت اور حقیقت اپنے ہموطنون اور اپنون بیگانون کو سنا دون تاکہ وہ سمجھ لین کہ حضرت میرزا صاحب موصوف فی الحقیقت مرسل یزدانی محبوب سبحانی اور قطب ربانی ہین اور ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے سو صاحبان غور سے سنو! مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ مذکورہ بالا بیان مین ذرہ فرق نہین اور یہ بات بھی ظاہر ہے۔ مین اب ساٹھ سال کا بوڑھا ہون۔ مجھے دنیا مین کوئی چیز ایسی نظر نہین آتی۔ جو مجھے کسیطرح جھوٹ اور افترا پر آمادہ کر سکے۔ کیونکہ مین اب دنیا کے عیش اور لذات کے وقت کو گزار چکا ہون اور موت مجھے سامنے نظر آتی ہے آپ لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ جب ایکطرف میرے پاؤن قبر مین لگے ہوئے ہین پھر دوسری طرف مین کسطرح اور کس امید پر اور کس منہ سے افترا کر سکتا ہون؟ کیا اس جہان فانی کا مالک مختار مجھے پہلے نہین دیکھتا؟ کیا وہ کسی شریر النفس کی بیباکی اور جرات کو نہین جانتا؟ کیا مجھے امید ہو سکتی ہے کہ میرا عالم شباب پھر عود کر آئیگا؟ ہرگز نہین۔ سو بھائیون مین اسے سچ سچ کہتا ہون اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہون کہ مین مسیح موعود کی دعا سے فی الفور شفایاب ہو گیا نہ کوئی دوا استعمال کی گئی نہ کوئی اور چیز۔ ہان دعا کی گئی۔ مین ایسے شخص کو کتے سے بدتر گمان کرتا ہون جو جھوٹ کی نجاست کھا کر خلق خدا کو دہوکہ مین ڈالتا ہے۔ مرنا تو ہر ایک کو ہے لیکن حیف ہے اس کی زندگی پر اور واویلا ہے اس کی موت پر جو افترا اور لعنت کی زندگی بسر کر کے خدا اور فرشتون اور تمام لوگون کی لعنت ابدالآباد کے لئے اپنے ساتھ لیجاوے اور اپنے پیچھے سوائے بدذاتی اور بے ایمانی کے اور کوئی نیک نمونہ نہ چھوڑ جاوے۔

اب مین پبلک سے پوچھتا ہون کہ کہان ہین وہ بدبخت لوگ جو کہتے ہین کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور مستجاب الدعوۃ نہین ہین اور کہان ہین وہ بداندیش گمراہ لوگ جو کہتے ہین کہ دعاؤن مین اثر نہین اور دعائین قبول نہین ہوتین۔ کیا اب بھی وید پرست کہین گے کہ دعائین قبول نہین ہوتین۔ کیا یہ تعجب انگیز ماجرا نہین کہ اس امر کے لئے کہ مین بغیر دوا کے فی الفور صحتیاب ہو گیا ایک ہزار سے زائد مخالف و موافق فرقے سے زندہ گواہ پیش کر سکتا ہون وہ شخص دل کا اندھا ہے جو مشہودہ محسوسہ امور کا تو انکار کرتا ہے اور ظنی اور بے ثبوت باتون کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مین اس لئے اندھا ہوا ہون کہ جب مین پہلے جنمون مین کبھی سور یا کتا یا بچھو بنا تھا تو اس وقت مین نے کسی کو اندھا کر دیا ہوگا جس کی بادافش مین مجھے یہان سوورداس بنایا گیا ہے۔ مگر مین کسی سورداس کی پرواہ نہ کرون گا خواہ وہ گھاسی ہو یا ماسی۔ مجھے شہادۃ حقہ کے بوجھ سے سبکدوش ہونا ہے اور بس۔ الغرض صرف یہی معجزہ نہین جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے بلکہ صدہا معجزے وقوع مین آچکے ہین۔ مثلاً حضرت اقدس مرزا صاحب ع کا بالہام الہی یہ دعوی کرنا کہ مجھے طاعون ہرگز نہ ہوگی خواہ ملک اس سے برباد ہو جاوے کیا چھوٹا معجزہ ہے۔ کوئی ایڈیٹر یا پرچارک یا کوئی پردھان ایسا کر کے تو دیکھے کس طرح غضب الہی اس کو ملیا میٹ کرتا ہے اگر ذرہ بھی آریون کو اپنے گرو دیو پرمیشر پر امید ہے یا کسی قدر کسی آریہ سے مادر مہربان کیطرح سلوک کرتا ہے تو عملی ثبوت دے ورنہ بیہودہ طور سے گفتگو شدہ کر کے اس کی بدھ کو نہ کھوئین بھلا کوئی انصاف تو بتلائے کہ جب مینہ اور آندھی کا سخت طوفان آئے تو کیا کوئی بجز اعجازی صورت کے کہہ سکتا ہے کہ مینہ اور آندھی ہمارے گھر مین اثر نہ ڈالیگی ہرگز نہین کیسی انسان کی اس سے بڑھ کر بدذاتی اور بے ایمانی برداشت نہین کی جاسکتی کہ معجزات کو دیکھے اور پھر معجزون پر اعتراض کرے اور انکار کرے یا تسلی پانے کے وقت کو پاکر پھر غفلت اور لاابالی سے کام لے۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا مین ہر ایک مذہب کا پیرو خواہ وہ آریہ یا چوڑا چمار ہو۔ زبانی لاف و گزاف سے یہی بکے جاتا ہے کہ خدا میرے ساتھ اور مجھ پر راضی ہے۔ لیکن جب پوچھا جاوے کہ اس زبانی دعوی کا عملی ثبوت جو مشہود و محسوسہ ہو۔ کیا ہے تو ساکت ہو جاتا ہے گو مر جاتا ہے ایک انسانی آقا کا انصاف اور ہمدردی ایک فرمانبردار نوکر اور شریر النفس نافرمان ملازم سے یکسان نہین ہوتی تو وہ خدا جو ارحم الراحمین ہے کیونکر اپنے سچے پرستارون اور نافرمان شریرون سے یکسان سلوک کریگا اور ہر دو دوست و دشمن سے قطع تعلق کرے۔ اور کسی ایک فرقے کو جو حق پر ہے الہام اور قبولیت دعا سے مشرف نہ کرے۔

بالاخر مین بذریعہ اشتہار ہذا اپنے ابنائے جنس کو مطلع کرتا ہون کہ ہدایت کا سورج جو عین وقت پر طلوع ہوا ہے اس کا انکار نہ کرے ورنہ اس کا نتیجہ بجز ہلاکت کے اور کچھ نہیں کیونکہ آنحضرۃ صلعم نے فرمایا تہا کہ جب پانچ واقعات وقوع مین آجاوین گے تو سمجھو کہ امام مہدی کا ظہور ہو گیا۔ (۱) یہ کہ جب ستارہ ذو السنین یعنی دمدار تارا چڑھیگا تو وہ وقت امام مہدی کا ہوگا سو وہ تارہ ۱۸۸۲ء کو طلوع ہو چکا (۲) یہ کہ حضرۃ مسیح موعود کے وقت مین طاعون پڑیگی سو یہ پیشگوئی بھی چند سال سے زور شور سے پوری ہو رہی ہے (۳) یہ کہ ایک ہی رمضان مین خسوف و کسوف ہوگا سو وہ ۱۸۹۴ء کو ہو چکا (۴) یہ کہ اس کے وقت مین حج بند کیا جاویگا سو کئی بار گذشتہ چند سال

قومی مراسلین ۔

از دفتر انجمن فرقانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرۃ حجتہ اللہ علی الارض حضرۃ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کا طلبہ لاہور مین

مکرمی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

جناب کو بھی یاد ہوگا کہ گذشتہ سال جبکہ حضرت حجتہ اللہ امام علیہ السلام جہلم والے مقدمے سے واپس تشریف لا رہے تھے تو یہان پر بھی ایک روز کے لئے قیام کا اتفاق ہو گیا تھا رات کے وقت جبکہ بہت سے حاضرین زیارت کے لئے جمع تھے تو حضرۃ اقدس نے ایک نہایت ہی موثر تقریر فرمائی تھی دوران تقریر مین یہ بھی فرمایا۔

کہ ہمارا ارادہ ہے کہ کسی وقت لاہور مین چند روز ٹھہر کر اتمام حجتہ کے لئے تمام مخالفین اسلام کو بذریعہ ایک عام اعلان کے مدعو کر کے تبلیغ کیجاوے اور نیز جو جو بدگمانیان ہماری نسبت ہمارے کم فہم مخالفون نے عوام الناس کے دلون مین بٹھا رکھی ہین ان کے دور کرنے کے لئے کوشش کی جائے تاکہ یہ لوگ غلطی مین رہ کر جاہلانہ موت نہ مرین۔

یہ خوش خبری سنکر سب دوست خوش ہوئے اور آج تک اس مبارک روز کی انتظار کرتے رہے خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ دن بہت قریب آگیا ہے حضور علیہ السلام نے محض فضل و رحم سے جو آپکے دل مین بنی نوع انسان کی ہمدردی کے واسطے بھرا ہوا ہے اظہار فرمایا ہے کہ آپ ضرور خدا تعالےٰ نے چاہا تو آئندہ موسم بہار مین یعنی آخر مارچ سنہ ۱۹۰۴ع تک یہان تشریف لاوین گے اس مبارک تقریب پر جس قدر اظہار مسرت کیا جائے تھوڑا ہے کیونکہ یہ وہ خاتم الخلفاء ہی جس کے انتظار مین ہزارہا بزرگان دین اس مبارک و منور چہرہ کے دیدار کو ترستے ہوئے اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔

پنجشنبہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۴ع کو لاہور مین احمدی برادران کا ایک خاص جلسہ گمٹی والی مسجد مین منعقد ہوا جس کے صدر باتفاق رائے حاضرین ہمارے مخدوم و محترم جناب شیخ رحمتہ اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس قرار پائے اور کارروائی شروع ہوئی۔ شروع مین ہمارے قدیمی واعظ جناب حافظ فضل احمد صاحب نے قرآن کریم سے وعظ فرمایا۔ بعد ازان ہمارے مکرم و معظم بھائی جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے افتتاحی تقریر ایسی پرتاثیر الفاظ مین فرمائی کہ جس نے حاضرین کے دلون پر بہت نیک اثر پیدا کیا۔ تقریر کے ختم ہونے پر مفصلہ ذیل تجاویز پاس ہوئین ✣

(۱) جلسہ کے اخراجات کا اندازہ کر کے مبلغ دو ہزار روپے کا موازنہ کیا گیا اور یہ رقم بذریعہ چندہ جمع کی جائے ✣

(۲) جلسہ کے متعلق انتظامی امور کے طے کرنے کے لئے چیدہ احباب کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کی وساطت سے تمام امور طے ہوا کرین گے ✣

پہلی تجویز کے مطابق چندہ کی فہرست کھولی گئی ہر ایک بھائی نے جو اس وقت حاضر تھا بڑی انشراح سے اپنا اپنا چندہ لکھایا۔ ایکہزار روپیہ فوراً لکھا گیا۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ چندہ کے دینے مین ہر ایک نے مستعدی ظاہر کی۔ چندہ دہندگان کے نام مع رقوم چندہ بعد مین ارسال کرونگا۔ عشا کی نماز کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ یہ روئداد جناب کو اس لئے بھیجتا ہون کہ آپ اس کو سب سے پہلے اشو مین درج فرما کر برادران بیرونجات کو اس مبارک خوشخبری سے مطلع کرین تاکہ وہ اپنی اپنی جگہ پر شمولیت کے لئے آمادہ ہون ✣

دیگر جو جو امور قابل اشاعت ہوا کرین گے وہ آپ کو وقتاً فوقتاً بھیجتے رہا کرین گے والسلام

خاکسار تاج الدین سکرٹری

از لاہور ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۴ع

نوٹ ضروری ۔ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۴ع کو بمقام گورداسپور مولوی غلام حسین صاحب احمدی امام مسجد گمٹی بازار لاہور نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی لاہور مین تشریف آوری کے لئے دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ لاہور مین جانے کی کوئی تاریخ تو مقرر نہین ہی

بشرط صحت اگر کوئی موقعہ ہوا تو میرا اپنا ارادہ ہے کہ وہان جا کر زبانی طور پر تبلیغ کی جاوے۔ لیکن خدا کا ارادہ غالب ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ربانی تبلیغ سنت انبیاء ہے اگر موقعہ نکل آیا تو اپنا دعوےٰ اور لوگون کے اعتراضون کی حقیقت کو بیان کیا جاوے اور یہ حصہ پورا ہو کر اتمام حجت ہو جاوے لیکن یہ امر ضروری ہے کہ طبیعت اچھی ہو ✣

اس سے یہ مطلب میرا نہین ہے کہ وہان کے لوگ ضرور مان لین کوئی مانے نہ مانے۔ ہمارا مقصود کان تک آواز کو پہونچا دینا ہے بہت لوگ ہین کہ اب تک گالیان دیتے ہین۔ عیسیٰ علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو گالیان دینے والے اب تک موجود ہین۔ پس اگر وہ بھی بجائے فائدہ اٹھانے کے گالیان دیوین تو کونسا تعجب ہے۔

افسوس آتا ہے کہ ہم نے کونسی ایسی بات کی ہے جس پر یہ حملہ کیا جاتا ہے۔ دو شے تھین۔ ایک کتاب اللہ و سنت اللہ دوسرے احادیث صحیحہ۔ کتاب اللہ ہر صورت مین مقدم ہے۔ احادیث کی عظمت یہان تک ہمارے نزدیک ہے کہ خفیف سی خفیف حدیث پر بھی ہم عمل کرتے ہین۔ بشرطیکہ خلاف کتاب اللہ نہ ہو۔ اب غور کا مقام ہے کہ اگر احکام وغیرہ مین نسخ ہو تو ہو سکتا ہے بھلا قصون مین نسخ کا ہونا کب ممکن ہے۔ اس صورت مین اگر قرآن شریف ایک واقعہ کو بیان کرے اور حدیث اس کا انکار کرے تو یہ بات کب مانی جا سکتی ہے کہ حدیث درست ہو۔ جیسے وفات مسیح کا ایک واقعہ ہے کہ جسے قرآن شریف نے بیان کیا ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ احادیث وفات مسیح مین قرآن کی موافق ہین مخالف نہین۔ آنحضرۃ صلعم کی زبان سے کبھی یہ لفظ نہین نکلا کہ مسیح آسمان پر اڑ گیا۔ پھر جبکہ اس کا صعود بھی ثابت نہین تو نزول کس کا ہو۔ پھر آیت فلما توفیتنی کھولکر وفات ثابت کر رہی ہے۔ اگر وہ دوبارا دنیا مین آکر رہے تو اب اپنے علم اور آنے کو کیون چھپاتے ہین کہ خدا کے سامنے لاعلمی بیان کرتے ہین۔ پس آیت نے صرف یہی نہین کیا کہ وفات ثابت کر دی بلکہ دوبارا آنے کا بھی ثبوت دیدیا ہے پھر بخاری اور مسلم مین منکم ہے قرآن مین بھی منکم ہے کہ آنیوالا تمہارے اندر سے ہی آوے گا ان لوگون مین تقویٰ ہی نہین ہے اگر تھوڑا سا بھی تقوےٰ لیکر آوین تو اور ہمارے دعاوی کو سنین تو شاید ہدایت ہو ✣

(ایڈیٹر)

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی — ہپنوٹزم کے علاج کرنیکا طریق میسمریزم یعنی علم توجہ کی بابت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور حس کو دریافت ہو جاتے تسیوعی معجزانہ کی کمالات ہر ایک مذہب ادراک سمتی کہ ایک دہریہ کی ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بے محل اور نیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جدید تحقیقات اس میں درج ہیں اسپرشٹ کر سے انسان صحت نیت رکھکر اپنی وجود کو زیادہ تابع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنیوالوں نے وہ مبالغے کیے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیے ہیں اور اس کے مشتاق تو گویا خدائی کی کل چلانیکا اقرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم طبعیہ کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے یا جیسے خدا کی ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی کسی کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی مدرج سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کی نزدیک اول خیالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت ۸؍

صیانۃ الناس — مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱؍

الہامی دعا بعد — کلستیہ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱؍ علاوہ محصولڈاک

کامن پنجابی — مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت ۱؍

نظم — برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ۱؍

روشنائی احمدیہ — ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ۱؍ فی تولہ۔ اوسط قسم۔ زنا جروں کو خاص رعایت

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم — بجواب نفضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد اور خروج دجال یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸؍

سر مکتوم — یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور لنسا و کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ کرنیکا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵؍

رویائے صالحہ — اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت ۲؍

اعجاز احمدی — ۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ۱؍

قول صحیح — پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی ثبوت میں لکھی زیر طبع ہے قیمت ۲؍ ہوگی

عاقبۃ المکذبین — لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ۱؍

اسلام اور اس کا بانی — یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لیکچر مترجمہ منشی عبدالعزیز خان صاحب صادق قیمت ۳؍ علاوہ محصولڈاک

۱/ مجرب ادویہ ۱/

یہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ قادیان میں رہ کر ہم کس قسم کی مجربات تیار کرتے ہونگے

مجرب کے معنی خدائی تعریف نہیں۔ بلکہ یہ کہ اکثروں کو اس سے شفا حاصل ہوئی ہے

حب دافع دائمی قبض — جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت تولے کو فضلے کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۱۲؍

اکسیر شکم — خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت ۸؍

علاج نکسیر — اکثر طبیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کہانا اور ناک میں ڈالنیکی دوا قیمت ۸؍

حب جدید — پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت ۸؍

روغن بہرہ پن — بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۸؍

دردسر کی گولی — ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی۔ ایک روپیہ۔

سرمہ زنگاری — اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر۔ دھند۔ غبار آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کے اطباء کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱؍

مصفی خون — گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئیں ۳۰ گولی ۸؍

سلائی لگرہ — جسکو ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اسکے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۱؍

برص کی دوا — یا پھلبہری جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت ۸؍

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کی مجرب نسخہ جات طیار کر کے حسب فرمائش ارسال کیے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کی نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن — یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ایم بی۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا نورالدین صاحب کو لطف سے زیادہ شادی بخشی مسیح الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت ارشاد فرمائے نہایت عمدہ تفسیر بیان ہے قرآنی نقاط خوب بیان کیے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب مفصل بابی سو صفحہ طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر مفت محض ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کیجاتی ہے بلا جلد مجلد کی قیمت ہے پانچ الم کی قیمت ۱؍ پارہ عم ۲؍

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ نہ کہ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز — اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور علمی مذاہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے ہیں انکے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دیے جاتے ہیں۔ یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے ایشیا و دنیا کی کایا پلٹ دی ہے آپکی اس اثر انداز کی خود داخل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسکی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہیں وہ اسے ضرور خریدیں قیمت سالانہ ۶ (زبان انگریزی اور زبان اردو ۲؎)۔ تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

اشتہاروں کا نادر موقع

البدر اپنی خدمات کی ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور رسالو سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ اجرۃ کا فیصلہ منیجر سے کرو۔

محمد عبدالرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور

سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی مل سکتی ہے شرح قیمت فی درجن قسم اول ۱؍ قسم دوم ۱۴؍ قسم سوم ۸؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

بنارسی مال

ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور کلبدن و غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید کیا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲؍ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ اور نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شاہ تو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

البدر کے چند نمبر بابت ۱۹۰۶ء جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں بقیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۸؍ درخواستیں بنام فضل الرحمان صاحب کے نام آنی چاہئیں

سلاسل التعلیم قیمت ۲؍ **سیرۃ النبی** قیمت ۔ درخواستیں حکیم فضلدین صاحب کے نام آنی چاہئیں

حضرۃ مسیح موعود ع کی مصنفہ کتب حکیم فضلدین صاحب قادیانی سے دستیاب ہونگی

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپ کر شائع ہوا